جہاد کی ضرورت و اہمیت

تالیف: حافظ محمد فرمان علی

رضا اکیڈمی رجسٹرڈ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

جہاد کی ضرورت
واہمیت

تالیف: حافظ محمد فرمان علی

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com

سلسلہ اشاعت نمبر 177

نام کتاب .... جہاد کی ضرورت واہمیت

تحریر .... حافظ محمد فرمان علی

صفحات 48

ناشر .... رضا اکیڈمی، لاہور۔

مطبع .... احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور۔

قیمت .... دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی رجسٹرڈ، لاہور۔

عطیات بھیجنے کے لیے

رضا اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر ۹۳۸/۳۸، حبیب بنک وسن پورہ برانچ، لاہور۔
بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات 10 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ:

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

مسجد رضا محبوب روڈ، چاہ میراں، لاہور، پاکستان کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰

فون نمبر 7650440

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نشان منزل

محمد منشا تابش قصوری

رکن رضا اکیڈیمی لاہور

عزیز القدر حافظ محمد فرمان علی، زید مجدہ نے کچھ وقت جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں تعلیم حاصل کی پھر ان کا کراچی جانا ہوا۔اور جہاد کی طرف رغبت نے اہل سنت و جماعت کی نمائندہ جہادی تنظیم لشکر اسلام سے وابستہ کر دیا آج کل باقاعدہ مجاہد کا کردار سرانجام دے رہے ہیں۔اسی سلسلہ میں موصوف نے،،اسلام کے عظیم ترین رکن،، جہاد کی ضرورت اہمیت پر دو مضمون قلم بند کئے ہیں۔جس میں مصروف ہو کر راہ شہادت پر گامزن ہیں۔جو ایک سچے مسلمان کا سب سے بڑا نمونہ ہوتا ہے۔اور دونوں جہان میں سرفرازی کا ضامن ہے۔

مسلمان کے لیے دونوں جہان میں سرفرازی ہے
مرنے سے شہید اور زندہ رہ جائے تو غازی ہے

استاذی الکریم حضرت علامہ ابوالضیاء محمد باقر ضیاء النوری بصیر پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی ایک جہادی نظم میں فرماتے ہیں۔

مجاہدوں کی بات بھی ضیا عجیب بات ہے
حیات بھی حیات ہے ممات بھی حیات ہے

Marfat.com

رضا اکیڈمی لاہور جس کا مقصد واحد ہی صحیح اسلامی تبلیغ کے لیے مفید ترین کتب کی اشاعت اور بالکل مفت ہر اہل ذوق تک پہنچانا ہے۔
ایک مدت سے اس اہم فرض کی ادائیگی میں مصروف عمل ہے۔

بحمدہ تعالیٰ وبجاہ حبیب الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ادارہ دو سو سے زائد مختلف موضوعات پر پانچ لاکھ سے زیادہ کتابیں شائع کر کے تقسیم کر چکا ہے دنیائے اسلام کے بیشتر ممالک سے اہل علم وفضل حضرات نے اس ادارہ کو جن محبت بھرے کلمات تحسین وتبریک اور دعوات مستجات سے نوازا ہے۔ اگر انہیں کتابی صورت میں شائع کیا جائے تو سینکڑوں صفحات درکار ہوں! مگر ارباب ادارہ کو اس کی چنداں ضرورت نہیں۔
اس لئے کہ ادارہ ازخود ایک کھلی کتاب ہے جس سے اپنے بیگانے سبھی استفادہ کرر ہے ہیں تاہم اس سلسلہ میں ہمارے خصوصی معاونین جن کی سرپرستی نے رضا اکیڈمی کی بنیادوں کو مستحکم کر رکھا ہے وہ یقیناً اس لائق ہیں کہ ان کو خراج عقیدت ومحبت پیش کیا جائے ہاں انہیں کے ساتھ ساتھ وہ صاحبان علم وقلم بھی قوم وملت کے شکریہ کے حق دار ہیں جن کی قلمی خدمات کے باعث ادارہ کو معراج مقبولیت نصیب ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ رضا اکیڈمی کے تمام اراکین، وابستگان، معاونین کو نبی کریم رسول روف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے قدم قدم پر کامیابی وکامرانی کی دولت سے بہرہ مند فرمائے اور عزیز حافظ فرمان علی، مجاہد زید مجدہ کو تادیر سلامتی کے ساتھ دشمنان دین وملت سے نبرد آزما رہنے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے آمین۔ ثم آمین

۱۶ شوال المکرّم جمعہ المبارک ۱۴۲۱ھ ۱۲ جنوری جمعہ المبارک ۲۰۰۱ء فقط محمد منشا تابش قصوری۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

Marfat.com

فریضہ جہاد اور شہید کی زندگی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسی ان تکرھوا خیر لکم، وعسی ان تحبوا اشیا وھو شرلکم واللہ یعلم وانتم لاتعلمون O (سورۃ بقرۃ:۲۱۶)

ترجمہ:

''فرض ہوا تم پر خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

اس آیت مبارکہ سے پتہ چلا کہ جہاد مسلمانوں پر فرض ہے عام حالات میں جب کہ مسلمان امن وسکون کی زندگی بسر کر رہے ہوں تو فرض کفایہ ہے کہ مجاہدین کی ایک جماعت اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے دشمنوں اور اسلام کے غداروں سے لڑتی رہے۔ تاکہ مسلمانوں کے خلاف شیطانی قوتوں کو سر اٹھانے کا موقعہ نہ مل سکے لیکن جب کفار مسلمانوں کے شہروں پر چڑھائی کر آئیں یا مسلمانوں کے کسی علاقے پر قبضہ کرلیں تو جہاد فرض عین ہو جاتا ہے موجودہ حالات میں کئی اسلامی ممالک دشمنان اسلام کے زیر تسلط ہیں مثلاً کشمیر، چیچنیا، بوسنیا، فلسطین وغیرہ اور کئی اسلامی ممالک ایسے ہیں جہاں کفار کا مکمل قبضہ ہے اور وہاں اسلام کا نام لینا بھی جرم سمجھا جاتا ہے۔ ہسپانیہ سپین، اندلس، طرابلس وغیرہ کا یہی حال ہے جب کہ کسی زمانے میں یہ

Marfat.com

ممالک اسلامی تعلیمات کے گہوارے تھے۔کئی اسلامی ریاستیں ایسی ہیں جو راہ گم کردہ مسافر کی طرح اپنا اسلامی تشخص ہی کھو چکی ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ قبلہ اول سرزمین انبیاء (علیہم السلام) بیت المقدس یہود نصاری کے قبضے میں ہے حرمین شریفین کی مقدس سرزمین کے اطراف میں کافروں کے اڈے ہیں۔اور پوری دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں جہاں اندرونی طور پر دشمن سازشوں میں مصروف نہ ہو۔

اے ایک خدا کو ماننے والے سردار انبیاء (علیھم اسلام) کے غلامو! تمہاری غیرت کہاں سو گئی ہے۔ فضول بحث ومباحثے میں وقت برباد کرنے والے اہل علم بھائیو! سینکڑوں جہادی آیات مبارکہ تمہارا موضوع سخن نہیں بن سکتیں......؟ نت نئے عنوانات پر لیکچر دیتے والو؛ ہزاروں جہادی احادیث سرور کونین ﷺ تمہاری نظر سے نہیں گزریں......؟ اے مفکران ودانشوران امت مسلمانوں کی حالت زار تمہاری دماغی قوتوں کو مفلوج نہیں کرتی......؟

کیا تم نے اپنے پروردگار کا یہ حکم نہیں سنا کہ

وقتلوهم حتى لاتكون فتنة ويكون الدين لله ط

(القبرہ) آیت ۱۹۳

''اور لڑو ان (کفار ومشرکین اور منافقین) سے یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور صرف ایک اللہ کی پوجا ہو۔'' اے یاد امت میں آنسو بہانے والے آقا ﷺ کے دیوانو؛ تمہیں اپنی جان اور مال اتنا پیارا ہو گیا ہے کہ تم نے دنیا کی چندروزہ زندگی سے دل لگالیا ہے۔کیا تمہاری جان اللہ تعالی کی عطا کردہ نہیں......؟ کیا موت سے بھاگ کر اپنی مرضی سے طویل عرصے تک زندہ رہ لوگے دنیا کے مال وزر کو سینے سے لگانے

Marfat.com

الو؟ کیا یہ دولت اپنی قبر میں ساتھ لے جاؤ گے......؟ اگر ایسا نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر
ہاد والی زندگی اور شہادت کی موت اختیار کرنے سے کیوں ڈرتے ہیں......؟ ذرا
سوچو تو سہی جو پروردگار تمہارا خالق و مالک اور رازق ہے کیا تمہارے اعزاء واقرباء اور
ولاد کا بھی وہی پروردگار خالق و امالک و رازق نہیں ہے......؟ تو پھر تم نے اپنے......آ
پ کو ان کا سب کچھ کیوں سمجھ لیا ہے......؟ جوان کی محبت میں اپنے بال سفید کر رہے ہو
ور مومن کی تو شان یہ ہے کہ وہ شہادت کی موت کو اپنے گلے کا ہار سمجھتا ہے اور اللہ تعالی
کے دیئے ہوئے مال کو راہ خدا میں پانی کی طرح بہا دیتا ہے۔ صحابہ کرام علیہم
(رضوان) کی زندگیاں اسی سے عبارت ہیں وہ تو اپنی جان و مال اور اولاد کو جہاد فی
سبیل اللہ میں قربان کرنے کے لیے بے تاب رہا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ کھو کھلے نعروں
کی بجائے اپنے دعوائے محبت رسول ﷺ میں سچے تھے۔ جب وہ دیکھتے کہ محبوب خدا
ﷺ دشمنوں کے مقابلے میں سب سے آگے ہیں اور اپنے جسم نازنین پر زخم کھا رہے
ہیں تو وہ بھی اپنی پیارے محبوب ﷺ کے قدموں پر ہزار جان سے فدا ہو جاتے
اور مسکراتے ہوئے محبت بھری آنکھوں سے محبوب ﷺ کے جلووں میں گم ہو کر اپنی
جان کشت و خون کے تھال میں سجا کر جان آفرین کے سپرد کر دیتے ہمارے اسلاف
نے جب دیکھا کہ چمنستان رسول ﷺ کے لہلہاتے ہوئے دو پھول حضرات حسن
و حسین رضی اللہ عنہ بھی بہت بڑے مجاہد تھے جنہوں نے شہادت کو گلے سے لگا کر سید
الشہداء کا لقب پایا تو وہ بھی اپنے تن من دھن کی بازی لگانے کے لیے میدان جہاد میں
کود پڑے اور دشمنوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ اپنے خون سے شجر اسلام کو ایسا سیراب کیا
کہ اس میں مزید بہار آ گئی۔ خواتین بھی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اپنے بچوں

Marfat.com

کومجاہد بناتیں ۔اور شہید کی ماں، بہن کہلانے میں فخر محسوس کرتیں۔ جہاد کی برکت سے پوری دنیا میں امن وامان کا چرچا ہو گیا۔ پھر رفتہ رفتہ مسلمانوں نے جہاد سے دوری اختیار کی تو ذلت ورسوائی نے انہیں گھیر لیا۔اوراب حالت وہ ہے جو کسی سے مخفی نہیں ۔کیا بتاؤں کہ مسلمانوں کی اقتصادی ومعاشرتی صورت حال کیا ہےاور اسلامی مما لک میں ہی اسلامی قدروں کوکس طرح پامال کیا جارہا ہے۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا ہے
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میری ایک سنت کو زندہ کریگا (جب کہ لوگ میری سنتوں کو چھوڑ چکے ہوں گے)اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔غور فرمایئے جب ایک سنت کو زندہ کرنیکا یہ ثواب ہے تو فرض کو زندہ کرنے کا کتنا ثواب ہوگا اور وہ فرض (جہاد) بھی ایسا کہ جسے بعض علماء نے ارکان اسلام میں داخل فرمایا ہے جس کے ضمن میں ہزاروں سنتیں پوشیدہ ہیں بلکہ اس فرض کی زندگی میں اسلامی تعلیمات کی زندگی ہے۔سوچنے کی بات ہے کہ جس قوم نے اپنے فرض کو فراموش کر دیا ہو وہ سنتیں کہاں یاد رکھے گی۔

حضور رحمتہ العالمین امام المجاہدین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ (مجھے اللہ تعالی کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے قتال کرتا رہوں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کرلیں پھر جب وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیں گے تو ان کے جان ومال سوائے شرعی حق کے ہم سے محفوظ ہو جائیں گے اور ان کا حساب اللہ تعالی کے ذمے ہوگا۔ (بخاری ومسلم شریف)

Marfat.com

اس حدیث مبارکہ پر غور فرمائیں اور سوچیں کہ نبی کریم ﷺ کی امت کو تعلیم کیا ہے دوسروں کو کلمہ پڑھا کر دنیا میں اسلام کا پرچم کیسے بلند ہوگا جب کہ مسلمانوں کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں تمام غیر مسلم طاغوتی قوتیں مسلمانوں کو مٹانے کا عزم لے کر دن رات مصروف کار ہیں لیکن ہمارے بھائیوں کو ابھی ''(جہاد فرض عین ہے یا فرض کفایہ)'' کا سبق یاد نہیں ہوا یہ ابھی دارالسلام اور دار الحرب کی تعریفیں یاد کر رہے ہیں۔ یہ بزدلی کی وجہ اپنی کمزوری کا رونا رو رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ واعدوا لھم ما استطعتم من قوہ (انفال آیت نمبر ۶۰)

اور تیار رکھو ان کے لیے جتنی طاقت تم سے بن پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دشمن کے خلاف تیاری کرنے کا حکم دیا ہے لہذا خاموش تماشائی بنے رہنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ یہ وقت کچھ کر گزرنے کا ہے حدیث پاک میں ہے جہاد کرو اپنی جانوں، مالوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ (ابوداود شریف)

دشمن کو مٹانے کا سامان نہیں تو کچھ بھی نہیں
دل میں شہادت کا ارمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

حضور پرنور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ کہ جب تم سے جہاد کے واسطے چلنے کو کہا جائے تو فوراً نکلو اس میں سستی نہ کرو۔ (ابن ماجہ)

پیارے مسلمان بھائیو! اللہ کریم ورحیم جل جلالہ کی رحمتوں کی وسعتوں کا اندازہ تو کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ

Marfat.com

یقاتلون فی سبیل اللہ (التوبہ آیت نمبر ۱۱۱)

اللہ نے مومنوں کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا اس بدلے پر کہ ان کے لیے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں کافروں سے اس طرح لڑیں کہ انہیں بھی قتل کریں اور خود بھی قتل ہو جائیں۔ یہ اللہ کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ ہے جس کا بیان توراۃ میں بھی ہے انجیل میں بھی ہے اور قرآن میں بھی اور اللہ سے بڑھ کر اپنے قول کا پورا کرنیوالا کون ہے تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے پر جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں اہل ایمان کو جہاد کی ترغیب ایسے دلکش پیرائے میں دی گئی ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد دل و دماغ پر سرور و مستی اور جذبہ سرفروشی کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ کہ اللہ نے مومنوں کی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلے میں خرید لیا ہے۔ حالانکہ مومنوں کی جان اور ان کا مال سب اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں۔ لیکن قربان جایئے اس شان بندہ نوازی پر کہ اسی کی دی ہوئی جان اور اسی کا بخشا ہوا مال اس کی راہ میں خرچ کرو اور جنت کے مالک ومختار بن جاؤ۔

قتل کرو جب بھی اور قتل ہو جاؤ تب بھی جنت کا استحقاق ہر حال میں محفوظ ہے اور بات میں قوت پیدا کرنے کے لیے یہ یقین دھانی بھی کتنے غضب کی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کا یہ وعدہ اتنا پکا ہے کہ اس نے توراۃ، انجیل اور قرآن میں بھی اپنے اس وعدے کو پورا کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ اس کے بعد بھی اگر مومنین جہاد کے لیے اپنے اپنے گھروں سے نکل کر جنت کی طرف پیش قدمی نہ کریں تو اس سے بڑھ کر بدقسمتی اور کیا ہوگی......؟

Marfat.com

جہاد کا مفہوم بڑا وسیع ہے ہم تو جہاد اکبر کرتے ہیں ۔علم دین پڑھنا اور پڑھانا اور اپنے نفس کی اصلاح کرنا یہ بھی تو جہاد ہے۔ایسے لوگوں کی خدمت میں عرض ہے کہ جہاد کا مفہوم اگر چہ بہت وسیع ہے لیکن قتال مخصوص ہے اور اس کا حکم بھی مخصوص ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔(کتب علیکم القتال) تم پر لڑائی فرض کی گئی ہے۔ (کفار و منافقین کے خلاف)اسی طرح ارشاد ہے۔(یا یھا النبی حرض المومنین علی اتصال)اے پیارے نبی ﷺ مومنوں کو کافروں کے خلاف لڑائی کرنے پر ابھاریئے اس کے علاوہ تمام فقہاء کرام نے جہاد سے مراد قتال ہی لیا ہے دیگر کئی آیات مبارکہ اور احادیث کریمہ میں قتال (لڑائی) کی صراحت ہے۔لہذا حیلے بہانے کرنے سے جان نہیں چھوٹے گی جہاد بالقتال کرنا ہی پڑے گا اور اس کے لیے مالی معاونت ضرور کرنی ہوگی ورنہ

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے مسلمانو؛
تمہاری داستان تک نہ ہو گی داستانوں میں۔

شہید کی زندگی

اللہ تعالی نے اپنی راہ میں جان قربان کرنے والوں کو زندگی بھی کیسی شاندار عطا فرمائی ہے یہاں تک کہ انہیں مردہ کہنے سے منع فرما دیا۔چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے۔(ولا تقولو المن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون)O(البقرہ ۱۵۴) اور جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں شعور نہیں۔

Marfat.com

یعنی بظاہر تو یہی دیکھا جاتا ہے کہ فلاں کا انتقال ہوگیا اور اسے دفن کر دیا گیا۔ حقیقت میں مرنے کے فوراً بعد اللہ تعالی شہید پر انعامات کی بارش فرما دیتا ہے۔ اور اسے حیات عطا فرماتا ہے اسے جنتی رزق دیا جاتا ہے۔ راحتیں عطا کی جاتی ہیں۔ عمل جاری رہتے ہیں اور اجر و ثواب بڑھتا رہتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں جنت کی سیر کرتی ہیں اور وہاں کے میوے اور نعمتیں کھاتی ہیں۔

ایک اور آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے شہید کی زندگی کا یقین دلایا ہے اور اسے مردہ خیال کرنے سے بھی منع فرمادیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے۔

(ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون) (آل عمران آیت ۶۹)

اور جو اللہ تعالی کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

تاریخ اور کتب احادیث میں کئی مستند روایات موجود ہیں جس سے شہداء کرام کی عجیب وغریب زندگی کا پتہ چلتا ہے۔ ان میں سے چند ایک ذکر کی جاتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے کتاب الجہاد میں سند کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نہر کظامہ جاری کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے اعلان فرمایا کہ جس شخص کا کوئی شہید ہو تو وہ پہنچ جائے پھر ان شہداء کرام کے اجسام نکالے گئے تو وہ بالکل تروتازہ تھے یہاں تک کہ کھدائی کے دوران ایک شہید کے پاؤں پر کدال لگ گئی تو

Marfat.com

خون جاری ہو گیا۔ (کتاب الجہاد لابن مبارک)

حضرت محمود وراق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کالے رنگ کا ایک مبارک نامی شخص تھا ہم اسے کہتے کہ اے مبارک آپ شادی نہیں کریں گے؟ تو وہ کہتے کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ حوروں سے میری شادی فرمادے حضرت محمود رحمتہ اللہ فرماتے ہیں ہم جہاد پر نکلے ہوئے تھے کہ دشمنوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ اس میں مبارک شہید ہو گئے ہم نے انہیں دیکھا تو ان کا سر الگ پڑا ہوا تھا اور باقی جسم الگ اور ان کے ہاتھ ان کے سینے کے نیچے تھے ہم ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اے مبارک اللہ تعالیٰ نے کتنی حوروں سے آپ کی شادی کرائی ہے تو انہوں نے اپنا ہاتھ سینے کے نیچے سے نکالا اور تین انگلیوں سے اشارہ کیا کہ تین حوروں سے۔ (روض الریاحسین)۔

ایک کوفی نوجوان جہاد میں نکلا اس نے خواب میں اپنے محل اور حوروں کو دیکھا پھر رومیوں نے مسجد میں گھس کر اسے شہید کر دیا کچھ عرصے کے بعد اس کے والد نے اسے ایک گھوڑے پر سوار دیکھا تو پوچھا کہ بیٹے آپ تو شہید ہوئے تھے۔ اس نوجوان نے جواب دیا، جی ہاں، مگر آج ہم حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کے جنازے میں شرکت کے لیے آئے ہیں۔ (روضۃ العلماء)

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو ان کے کسی رشتہ دار نے خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا تم لوگوں نے مجھے ایسی جگہ دفنا دیا ہے جہاں پانی مجھے تکلیف دیتا ہے۔ لہذا میری جگہ یہاں سے تبدیل کرو۔ رشتہ داروں نے قبر کھودی تو ان کا جسم نرم و نازک چمڑے کی طرح تھا۔ اور داڑھی کے چند بالوں کے علاوہ جسم میں کوئی

Marfat.com

تبدیلی نہیں آئی تھی ۔ (مصنف عبد الرزاق) شہداء کرام کی مبارک زندگی کے ایسے واقعات بے شمار ہیں بطور اختصار چند چھوٹے واقعات ذکر کیے ہیں ۔

اب شہید کی فضیلت میں چند احادیث مبارکہ ذکر کی جاتی ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صاحب کوثر و تسنیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔کوئی شخص جنت میں داخل ہونے کے بعد یہ تمنا نہیں کریگا کہ اسے پھر دنیا میں بھیج دیا جائے یا دنیا کی کوئی چیز دی جائے سوائے شہید کے وہ تمنا کریگا کہ وہ دنیا میں لوٹایا جائے اور دس بار شہید کیا جائے یہ تمنا وہ اپنی عظمت دیکھنے کی وجہ سے کریگا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہارے بھائی (جنگ احد میں) شہید ہو گئے تو اللہ تعالی نے ان کی روحیں سبز پرندوں میں داخل فرمادیں وہ جنت میں نہروں کی سیر کرتے ہیں اور جنتی میوے کھاتے ہیں اور عرش معلیٰ کے سائے تلے سونے کی قندیلوں پر بیٹھتے ہیں ۔ جب انہوں نے بہترین کھانا، پینا اور آرام کی جگہ پالی تو کہا کون ہے جو ہمارے بھائیوں کو ہماری خبر دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور کھاپی رہے ہیں ۔ تا کہ وہ جہاد کو نہ چھوڑ دیں اور لڑائی میں بزدلی نہ دکھائیں ۔ اللہ تعالی نے فرمایا تمہاری خبر میں ان تک پہنچادیتا ہوں چنانچہ اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ۔

ترجمہ:

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے

Marfat.com

رب کے پاس زندہ ہیں۔روزی پاتے ہیں۔(سورۃ آل عمران آیت نمبر۱۶۹)(ابوداود شریف)

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔کہ اللہ تعالی کے یہاں شہید کو چھ طرح کے اعزازت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

1- پہلا اعزاز یہ ہے کہ دم نکلتے ہی اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

2- دوسرا اعزاز یہ ہے کہ اسے جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔

3- تیسرا اعزاز یہ ہے کہ اسے عذاب قبر سے امان دے دی جاتی ہے۔

4- چوتھا اعزاز یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن کی گھبراہٹ اور خوف ودہشت سے محفوظ رہے گا۔

5- پانچواں اعزاز یہ ہے کہ قیامت کے دن اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائیگا جس میں یاقوت جڑے ہونگے جس کا ایک یاقوت دنیا اور دنیا کی ساری نعمتوں سے بہتر ہوگا۔

6- چھٹا اعزاز یہ ہے کہ بہتر حوروں سے اس کا نکاح کیا جائیگا جن کی آنکھیں نہایت، پرکشش اور کشادہ ہوں گی۔

یہ چھ اعزازات ان نعمتوں کا ایک حصہ ہیں جو اللہ تعالی شہیدوں کو عطا فرمائے گا بے شمار حدیثوں میں شہیدوں کے فضائل ومکارم اور ان کے مدارج وانعامات بیان کئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) منصب شہادت کے حصول میں ہمیشہ سرشار نظر آتے تھے۔

شہید کے بے شمار حیرت انگیز فضائل مختلف احادیث مبارکہ میں بیان کئے

Marfat.com

گئے ہیں۔ جن میں سے کچھ بیان کئے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہین۔ کہ جنت میں ایک محل ہے جس کا نام عدن ہے اس میں پانچ ہزار دوروازے ہیں اور ہر دروازے پر پانچ ہزار حوریں ہیں اس محل میں صرف نبی صدیق اور شہید داخل ہوں گے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ)

شہید اپنے گھر والوں خاندان والوں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔

(ابوداوٗد شریف)

شہید کے خون کا پہلا قطرہ بہتے ہی اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(بیہقی)

شہید کو قتل ہوتے وقت صرف اتنا درد ہوتا ہے جتنا تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹنے سے (ترمزی، نسائی، ابن ماجہ)

جب لڑائی شروع ہوجاتی ہے اور صبر نازل ہوتا ہے تو مجاہد کے لیے قتل ہونا گرمی کے دن ٹھنڈے پانی سے زیادہ آسان ہوتا ہے۔ (الشفاء الصدور)

شہید پر موت مچھر کے کاٹنے کے درد سے بھی زیادہ آسان ہے۔

حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص لوہے کی ٹوپی پہن کر آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قتال کروں یا اسلام لاؤں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام لاؤ پھر قتال کرو چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کیا پھر (اسی وقت) لڑتے ہوئے شہید ہو گئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس نے عمل تھوڑا کیا اور اجر زیادہ پالیا۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے شہداء کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا، زمین پر شہید کا خون خشک نہیں ہوا ہوتا کہ اس کی دونوں بیویاں (حوریں) اس طرح اس کی طرف دوڑتی ہیں جس طرح دودھ پلانے والی اونٹنیاں کھلے میدان میں اپنے بچے کی طرف دوڑتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ ایسا جوڑا ہوتا ہے۔ جو دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ۔ مصنف عبدالرزاق)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ خیبر میں حضور نبی کریم ﷺ کیساتھ تھے۔ مسلمانوں کا ایک دستہ نکلا اور واپسی پر ایک چرواہے کو اپنے ساتھ لے آیا (جس کا نام یسار، بروایت دیگر اسلم تھا جو عامر یہودی کا غلام تھا) حضور رحمتہ للعلمین ﷺ نے اس چرواہے سے اللہ تعالی نے جو چاہا بیان فرمایا تو وہ چرواہا کہنے لگا میں آپ پر اور آپ کے دین پر ایمان لاتا ہوں اور پوچھا کہ اب میں ان بکریوں کا کیا کروں یہ تو میرے پاس امانت ہیں اور ایک دو بکریاں مختلف لوگوں کی ہیں۔

حضور رحمت کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم ان بکریوں کے چہروں پر کنکریاں مارو یہ اپنے مالکوں کے پاس چلی جائیں گی۔ اس نے ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لی اور بکریوں کے منہ پر ماری تو وہ بکریاں دوڑتی ہوئی اپنے اپنے گھروں کو چلی گئیں پھر وہ شخص میدان جہاد میں آیا اور خوب لڑا پھر اسے ایک تیر لگا اور وہ شہید ہو گیا۔ حالانکہ اس نے اللہ تعالی کو ایک سجدہ بھی نہیں کیا تھا۔

حضور تاجدار رسالت ﷺ نے فرمایا، اسے خیمے میں لے آؤ۔ چنانچہ اسے اللہ تعالی کے محبوب ﷺ کے خیمے میں لایا گیا آپ ﷺ اس کے پاس تشریف

Marfat.com

لے گئے اور پھر وہاں سے باہر تشریف لائے اور فرمایا، تمہارے ساتھی کا اسلام بہت اچھا رہا۔ ابھی جب میں اس کے پاس آیا تو اس کی دو بیویاں (یعنی حوریں) اس کے پاس بیٹھیں تھیں۔ (المستدرک)

یہ انعامات واکرامات سے بھرپور شہید کے مختصر فضائل بیان کئے ہیں تاکہ قارئین کے دلوں میں مقام شہادت کے حصول کے لیے جہاد کا شوق بیدار رہو اور وہ اللہ تعالی اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی رضاء وخوشنودی حاصل کر سکیں ان کے صدقے میں دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو بھی عزت وسربلندی اور امن وسکون کے دن دیکھنے نصیب ہوں۔ آمین بجاہ سید المرسلین وامام المجاہدین ﷺ واصحابہ اجمعین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی لاالہ الا ہورب العالمین

والصلوۃ والسلام علی سید نا رحمۃللعالمین

قرآن وحدیث میں جہاد کرنے پر بڑازوردیا گیا ہے۔ جہاد کی ضرورت ہر دور میں رہی اور رہے گی لیکن زمانہ حال میں جہاد کی ضرورت واہمیت بہت ہی زیادہ ہے...... کیوں؟ اس سوال کا جواب آپ کو ضرور ملے گا۔ بشرطیکہ آپ تھوڑا سا وقت نکال کر دل ودماغ کو حاضر رکھتے ہوئے امن وسکون کے ساتھ یہ رسالہ آخر تک پڑھ جائیے۔ایک فتنہ یعنی کفروشرک کا فتنہ۔ جسے ختم کرنے کے لیے خداوند عالمین جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وقتلوھم حتی لاتکون	
فتنۃ ویکون الدین للہ	اوران سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اور
فان انتھوا فلا عدوان	ایک اللہ کی پوجا (عبادت) ہو پھر اگر وہ باز
الاعلی الظلمین۔	آئیں (کفروشرک) سے

سورۃ البقرہ آیت ۱۹۳

توزیادتی نہیں مگرظالموں پر۔ (کنزالایمان۔بتفیر)

چونکہ زمین اللہ تعالی کی ہے اس لیے زمین پر اللہ تعالی ہی کا بنایا ہوا نظام نافذ ہونا چاہیے لیکن یہ فتنہ نظام خدا تعالی کے خلاف سر اٹھاتا ہے۔ یہ دشمن ہے اللہ عزوجل

Marfat.com

اور اہل اللہ عزوجل کا، اسلام اور اہل اسلام کا۔ اس فتنے کے کئی رنگ ہیں یہ روپ بدل بدل کر مسلمانوں اللہ تعالی کے پیارے محبوب ﷺ کے غلاموں پر حملہ آور ہوتا ہے۔ جسے آپ آئندہ صفحات میں معلوم کریں گے۔

اور ظلم وستم کی آندھیاں چلا دیتا ہے، کفر وشرک کرنے والے ظالموں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

یایها النبی جاھد الکفار والمنفقین واغلظ علیھم وما وھم جھنم وبئس المصیرہ

اے غیب کی خبری بتانے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں (پر جنگی ہتھیاروں کے ساتھ) اور منافقوں پر (دلائل قائم کر کے) اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔ (کنز الایمان مع تفیر) سورۃ التوبہ آیت نمبر 73 ذرا غور کیجئے، اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو کافروں کے ساتھ جہاد فرمانیکا حکم دیا ہے لیکن افسوس کہ ہم نے جہاد چھوڑ دیا جس وجہ سے کفار و مشرکین ہم پر غالب آ گئے اور عالم اسلام پر مصائب و آلام کے پہاڑ توڑنے شروع کر دیئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں۔ جیسے جسم کے کسی حصے میں تکلیف ہو تو پورا وجود درد محسوس کرتا ہے یونہی مسلمانوں کو دنیا کے کسی خطے میں تکلیف پہنچے تو دوسرے مسلمان اپنے دکھی مسلم بھائی کے دکھ درد کو محسوس کرتے ہیں۔ اب رہا یہ سوال کہ مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند بنانے والا کونسا رشتہ ہے کہ جس

Marfat.com

کی بدولت یہ ایک دوسرے کے دکھ درد اور غم کو اپنا ہی دکھ درد اور غم سمجھتے ہیں؟

جواب ظاہر ہے کہ یہ اسلام اور غلامی رسول ﷺ کا رشتہ ہے۔ جب تک ہمارا یہ رشتہ مضبوط تھا ہم واقعی ایک جسم کی طرح تھے۔ ایک دوسرے کے رنج والم میں برابر کے شریک تھے اگر کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی تو دوسرے مسلمان اسکے دکھوں کا مداوا کیا کرتے۔ چنانچہ اگر کوئی راجہ داھر سندھ میں چند مسلمانوں کو تکلیف دیتا تو حضرت محمد بن قاسم علیہ الرحمہ جیسے نوجوان فوراً لشکر اسلام کو لیکر سرکشوں کی سرکوبی اور مسلمانوں سے ہمدردی کے لیے پہنچ جاتے اور دشمنوں کا قلع قمع کر کے مسلم بھائیوں کو آزاد کرا لیتے۔ اگر یروشلم میں کوئی اسلام کا غدار مسلمانوں سے دو ہاتھ کرنے کی کوشش کرتا تو مجاہد اسلام حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ رحمہ جیسے انسان ان ظالموں کے ہاتھ توڑ دیتے اور حضرت طارق بن زیاد علیہ رحمہ جیسے جانثار جذبہ جہاد سے سرشار فتوحات حاصل کرتے جاتے اور دشمنان اسلام کو عبرت آموز سبق سکھاتے جاتے ...... کیونکہ ان لوگوں کے ضمیر زندہ تھے ایمان درخشندہ تھا مگر افسوس کہ آج ہمارے ایمان کمزور ہو چکے ہیں ضمیر مردہ ہو چکے ہیں ہم دشمنوں کی سازشوں کا شکار ہو چکے ہیں کہ عالم اسلام پر مصائب و آلام کے پہاڑ توڑے نے جانے کے باوجود دنیا کی رنگینوں میں مست و بے خود ہو کر مثل خرگوش ایسی گھنی نیند سو رہے ہیں۔ کہ ہمیں آس پاس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔ کہ ہمسایہ مما لک میں مسلمانوں پر کیا بیت رہی ہے اگر کوئی بم گرا گرا کر ہمیں جگا بھی دے تو کچھوے کی چال ہمیں کہاں تک لے جائے گی......؟ حالانکہ تیز رفتار دشمن ہمارے گھروں تک آ پہنچا ہے۔ ہاں؛ برادران اسلام تم

Marfat.com

برق رفتار ہو گے تو مقابلہ کر سکو گے ورنہ یاد رکھو ظلم وستم کی آندھیاں ہم پر بھی چلنے والی ہیں......آہ؛ عالم اسلام آج جس طرح کے حالات سے دوچار ہے پہلے کبھی نہ تھا۔ اگر تھا تو جزوی طور پر جس کا سد باب مجاہدین اسلام کرلیا کرتے تھے۔ کیونکہ اس وقت کے مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر میدان کارزار میں اپنی جانیں اسلام کی سربلندی کی خاطر قربان کر دیا کرتے تھے۔ وہ شجر اسلام کی آبیاری اپنے مبارک خون سے کیا کرتے تھے..........لیکن اب عالم اسلام میں شاید کوئی خطہ ایسا نہیں ہے کہ جہاں مسلمان سکھ اور چین کا سانس لے رہے ہوں۔ مسلمانوں کی شہری آبادی پر بمباری کی جاتی ہے۔ تو کہیں گاڑیوں پر بم گرا کر سواریوں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ میزائل گرا کر اور فائرنگ کر کے عورتوں، بچوں اور بوڑھوں سمیت مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔ عراق، یوگوسلاویہ، کسووو چیچنیا اور دیگر اسلامی ریاستوں پر اسی طرح کا ظلم جاری وساری ہے جہاں بظاہر ایسا نہیں ہے تو وہاں خفیہ سازشوں کے ذریعے مسلمانوں کے عقائد ونظریات کو بدلا جا رہا ہے۔ جدید تہذیب و کلچر کے نام پر اسلامی غیرت وحمیت اور شرم وحیا کو ختم کر کے اللہ تعالی اور اس کے پیارے نبی ﷺ سے رشتہ توڑ کر نفس وشیطان کا غلام بنایا جا رہا ہے۔ تا کہ یہ مسلمان اس قدر کمزور ہو جائیں کہ باطل کے سامنے سر نہ اٹھا سکیں سر اٹھانا تو کجا آواز بلند نہ کر سکیں الا ماشاءاللہ۔ آج ہم اس کا نتیجہ اور عملی مظاہرہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ یعنی مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم کو دیکھتے ہیں۔ نظر انداز کر دیتے ہیں اخبارات میں پڑھتے ہیں نظریں پھیر لیتے ہیں۔ ایک کان سے سنتے ہیں دوسرے سے نکال دیتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم کچھ کر

Marfat.com

نہیں کر سکتے۔ کیوں؟ ایسے حالات کیوں آ گئے؟ صرف اس لیے کہ ہم نے اسلام کے عظیم اور مبارک فریضے جہاد کو چھوڑ رکھا ہے۔ جہاد ہمارے لیے اجنبی ہو گیا ہے۔ خصوصاً اکثر عوام کے لیے تو لفظ جہاد بھی اجنبی ہو گیا ہے۔ ہمیں جہاد سے خوف آتا ہے۔ مجاہدین سے ڈر لگتا ہے۔ حالانکہ جہاد ہمارا محافظ ہے۔ ہماری عزت و آبرو کا محافظ ہے ہماری مساجد و مدارس کا محافظ ہے۔ ہمارے ملک وملت کا محافظ ہے۔ اسلام کی بقاوشان جہاد میں ہے۔ بلکہ اسلام کی جان جہاد میں ہے۔

ہم نے علمائے کرام سے سنا ہے انہی کی لکھی ہوئی کتابوں میں پڑھا ہے کہ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کے غلبے کے دو اسباب معلوم کر لیے

1- مسلمانوں کی اپنے پیارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی عقیدت و محبت

2- جذبہ جہاد۔ اور پھر انہیں دو چیزوں میں مختلف سازشوں کے ذریعے مسلمانوں کو کمزور کرنا شروع کر دیا۔ اسی صورت حال کو بھانپتے ہوئے جب ہمارے اسلاف مثلاً حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ اور آپ کے ہمنوا دیگر علمائے اہل سنت نے انگریز پر فریب کے خلاف جہاد کا فتوی جاری کر کے مسلمانوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی تو انگریزوں نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر علمائے اہلسنت کو طرح طرح کی کرب ناک اذتیں پہنچا کر شہید کروادیا۔ اور وہ ایمان فروش ملاں بچ گئے جو چند ٹکوں کی خاطر اسلام کی عزت و آبرو کو داؤ پر لگا کے فتوی جہاد سے دست بردار ہو گئے جو کہ درحقیقت انگریز ہی کے آلہ کار تھے۔ پھر انگریزوں نے جھوٹے اور

Marfat.com

کذاب، بدمعاش انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے روپ میں ایک نیا جال پھینکا ، مرزا قادیانی نے جہاد حرام ہونیکا نیا فتوی جڑ دیا جسے انگریز پر فریب کی مکمل حمایت رہی ، یونہی سازشیں ہوتی چلی گئیں اور پھر نوبت بایں جارسید؛ کمزوری، بزدلی اور ذلت ورسوائی مسلمانوں کا مقدر بن گئی ...... یہاں تک کہ سرزمین انبیاء علیہ السلام قبلہ اول بیت المقدس پر یہودیوں نے پھر قبضہ کرلیا۔ افسوس؛ کہ مسلمانوں کی کمزوری کی وجہ حرمین شریفین کی مقدس سرزمین پر انگریزوں اور ان کے غلاموں نے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔ اندلس (اسپین) میں جسے حضرت طارق بن زیاد نے فتح کیا تھا سینکڑوں سال اسلامی حکومت رہی لیکن مسلمانوں کی دین سے دوری اور کمزوری کے سبب عیسائیوں نے وہاں ایسے قدم جمائے ہیں کہ آج اسلام کا نام لینا بھی جرم سمجھا جاتا ہے۔ مسجدوں کو شہید کر دیا گیا ہے قرطبہ کی جامع مسجد کو تاریخ کے آثاری حیثیت سے رکھا گیا۔ لیکن وہاں بھی تالے پڑے ہیں۔ ہاں جی......؟...... بتایئے جہاد کی ضرورت ہے یا نہیں......؟ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہم دین اسلام کے چھوڑے ہوئے اور بھولے ہوئے ایک فرض یعنی فریضہ جہاد پر عمل پیرا ہو کر پھر سے اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو حاصل کرلیں؟

اگر کوئی کسر باقی ہے تو آیئے میں آپ کو کشمیر کی طرف لیے چلتا ہوں۔ لوگ کشمیر دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں کیونکہ اسے جنت نظیر کہا جاتا ہے لیکن وادی مقبوضہ کشمیر جتنی حسین ہے اتنا ہی وہاں ظلم وستم بھی زیادہ ہے بے گناہ کشمیری مسلمانوں کے خون سے سرسبز وشاداب میوہ جات والی وادی کشمیر کو سرخ ولال بیابان کیا جارہا ہے۔ بم

Marfat.com

اور گولے برسا برسا کر جنت مثال وادی کو کھنڈارت میں بدلا جا رہا ہے۔ یہ سلسلہ تقریبا 52 سال سے جاری ہے اور اب تو بھارتی فوجیوں کے مظالم میں بے پناہ شدت آ گئی ہے...... آہ بغیر کسی جرم کے، جرم اگر ہے تو وہ مسلمان ہونے کا جرم ہے، بس اسی جرم کی پاداش میں کشمیری نوجوانوں کو گرفتار کر کے دوران حراست پیٹ چاک کر دیئے جاتے ہیں۔ آنکھیں نکال دی جاتی ہیں، انسانی درندے بھارتی فوجی انکی لاشوں کے ٹکڑے کر کے ان پر ناچتے ہیں...... آہ؛ ایسے دل ہلا دینے والے مظالم کہ جن کا ہم یہاں تصور بھی نہیں کر سکتے۔ آپریشن تھیٹروں میں تو بوقت آپریشن پہلے مریض کو بے ہوش کیا جاتا ہے لیکن مقبوضہ کشمیر میں انٹروگیشن سیٹروں میں بے ہوش کئے بغیر پیٹ چاک کئے جاتے ہیں۔ زیر حراست ہلاکتیں اور لرزہ خیز اذیتیں مقبوضہ کشمیر کی عوام کا مقدر بن چکی ہیں...... ماؤں کے سامنے بیٹوں، بہنوں کے سامنے بھائیوں...... اور بیویوں کے سامنے شوہروں کو مار مار کر بدحال کر دیا جاتا ہے۔ اور ہماری مسلمان بہنیں ہندو فوجیوں کے سامنے ہاتھ جوڑ جوڑ کر ان درندوں کے گھٹنوں اور پاؤں کو ہاتھ لگا لگا کر معافی مانگتے ہوئے، قسمیں کھا کھا کر اپنے پیاروں کے بے قصور ہونے کا یقین دلاتی ہیں۔ لیکن ان ظالم بھیڑیوں کے دلوں میں کوئی رحم نہیں آتا۔ سب سے زیادہ افسوسناک تو خواتین کی بے حرمتی ہے۔ آئے روز اخبارات میں ہم اس کی خبریں پڑھتے رہتے ہیں۔ اسلام کی عفت مآب عزت وحرمت والی باپردہ خواتین کو ان کے بیٹوں اور بھائیوں کے سامنے بیویوں کو شوہروں کے سامنے بے آبرو کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ بے چاری آہ وفغاں کرتی ہوئی عالم اسلام

Marfat.com

سے فریاد کرتی ہیں۔ ہندو فوجیوں کی طرف سے اجتماعی آبروریزی کے بعد اس دار فانی سے کوچ کر کے شہید ہو جاتی ہیں...... آہ ایسا ظلم وستم کہ جس کے بیان کرنے سے دل خون کے آنسو روتا ہے۔ راشٹریہ، رائفلز واسپیشل ٹاسک فورس اور بی ایس ایف کے اہلکار خود فائرنگ کر کے جھڑپ کا تاثر دے کر گھروں میں گھس جاتے ہیں اور زبردستی مردوں کو باہر نکال کر نوجوان لڑکیوں کی عصمت کو تار تار کرتے ہیں۔

خدارا......؛ میرے ان الفاظ کو قلم کی روانی نہ سمجھنا یہ حقیقت ہے۔ اخبارات میں آتا رہتا ہے پڑھنے والے جانتے ہیں ہم انہیں معتبر ذرائع سے ثابت کر سکتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں وہ نوجوان مرد اور لڑکیاں کون ہیں......؟ وہ آپ ہی کی مسلمان بہنیں اور بھائی ہیں دراصل یہ سب کچھ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے اگر ہماری آنکھوں کے سامنے ہو تو جس کے دل میں ذرا برابر بھی غیرت اسلامی ہوگی وہ اپنی ماؤں، بہنوں کی عزت وآبرو کے پامال ہونے سے پہلے ان کی عزت وحرمت پر کٹ مریگا لیکن اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھنا گوارا نہیں کریگا۔ میرے عزیز اور محترم بھائیو! اسلام اپنے ماننے والوں کو معزز و محترم بناتا ہے جو پہلے ذلیل ورسوا ہوتے ہیں اسلام قبول کرنے کے بعد وہ قوم کے راہنما و پیشوا بن جاتے ہیں۔ لیکن کب جب کہ فریضہ جہاد کو بھی ادا کیا جائے کیا آپ نہیں جانتے کہ مسلمانوں کو جہاد کا حکم کیوں دیا گیا؟ احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں پر بڑا ظلم کیا جاتا تھا صحابہ کرام علیہم الرضوان کو توحید ورسالت کا اقرار کرنے اور اسلام قبول کرنے کے جرم میں طرح طرح کی اذیتیں دی جاتیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر کئے جانیوالے

Marfat.com

مظالم سے کون نا واقف ہوگا......؟ آئے روز صحابہ کرام علیہ الرضوان ظلم و ستم
شکایتیں اپنے پیارے رسول، اللہ جل جلالہ کے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں ۔
آتے کوئی صحابی رسول ﷺ اس حال میں آئے کہ ان کا سر پھٹا ہوتا۔ کوئی اس حال
میں آتے کہ
ان کا بازو ٹوٹا ہوتا لیکن آپ ﷺ کی تلقین کرتے اور فرماتے کہ صبر کرو؛ ابھی مجھے
حکم نہیں آیا۔ لیکن جب ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا تو اللہ تعالی نے اپنے پاک
میں ان الفاظ سے مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی۔

اذن للذین یقتلون بانھم ظلمو اوان اللہ علی نصر ھم لقدیر۔	پروانگی (یعنی جہاد کی اجازت عطا ہوئی... جن سے کافر لڑتے ہیں اس بنا پر کہ ان... (کفار و مشرکین کی طرف سے) اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔ سورۃ... آیت نمبر 39

اس آیت مبارکہ سے پتہ چلا کہ ظالم اس وقت تک باز نہیں آتے ...
انہیں ظلم کا مزا چکھایا نہ جائے اس لیے ہمیں اپنے بھولے ہوئے سبق کو یاد کرنا...
جہاد کی ضرورت واہمیت کو سمجھتے ہوئے جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر میدان کار...
اترنا ہوگا۔ ورنہ یاد رکھیں دشمن کے عزائم کسی مخصوص خطے تک محدود نہیں ہیں اس...
ان کا اصل ٹارگٹ ہی اہلیان پاکستان ہیں۔ آپ بظاہر کمزور ہیں تو کیا ہوا۔ اللہ تعالی
اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے فضل و کرم کے بھروسے پر نکلو؛ کیوں کہ آپ ...

Marfat.com

پاس ایمان کی وہ طاقت ہے جس کا مقابلہ ایٹم بم بھی نہیں کرسکتا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جنگی معرکوں کو یاد رکھیے کہ کس قدر قلیل ہونے کے باوجود اللہ تعالی کی مدد ونصرت کے ساتھ ہزاروں کی کثیر جماعت پر غالب آجایا کرتے تھے۔ اور اللہ رب العالمین جل جلالہ کا یہ وعدہ ہے

یاایھا الذین امنوا ان تنصرالله ینصر کم ویثبت اقدامکم	اے ایمان والو اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تعالی تمہاری مدد کریگا۔ (تمہارے دشمن کے مقابلے میں) اور تمہارے قدم جمادے گا
سورۃ محمد آیت نمبر ۷	۔(معرکہ جنگ میں)

لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا عسکری کمزوری اور بے سروسامانی کے عالم میں میدان جہاد میں نکل پڑیں......؟ ایسا نہیں بلکہ اللہ تعالی نے دشمنوں کے مقابلے میں طاقت اور قوت تیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ پرودگار عالم فرماتا ہے۔

Marfat.com

واعدوالهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوکم وآخرین من دونهم لاتعلمولهم الله یعلمهم ط وما تنفقوا من شیءٍ فی سبیل الله یوف الیکم وانتم لاتظلمون ٥

(سورة الانفال آیت نمبر ٦٠)

اوران (کفار ومشرکین) کے لیے تیار کھو جو قوت تم سے بن پڑے (حالات کی تبدیلی اور ضرورت زمانہ کے لحاظ سے کالاشنکوف، راکٹ لانچر، میزائل، توپیں، اور ایٹم بم وغیرہ سب اس قوت میں داخل ہیں) اور جتنے گھوڑے باندھ سکو (ضرورت زمانہ کے لحاظ سے گھوڑوں سے ٹینک اور لڑاکا طیارے وغیرہ مراد لیے جائیں گے۔ کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ

جواللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں۔ یعنی کفار ومشرکین) اوران کے سوا کچھ اور کے دلوں میں جنہیں تم نہیں جانتے (یعنی منافقین اور کافر جنات) اللہ انہیں جانتا ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے (یعنی مال واسباب) تمہیں پورا دیا جائے گا (یعنی بہت زیادہ اجر وثواب) اور کسی طرح گھاٹے میں نہ رہو گے۔ (ترجمہ کنزالایمان بتفسیر) اس آیت مبارکہ میں جہاں دشمن کے مقابلے میں جہاد کی تیاری کرنے اور عسکری قوت بنانے کا حکم ہے وہیں جہاد فی سبیل اللہ میں اپنا مال واسباب خرچ کرنے کی بڑی ترغیب اور اس پر ملنے والے اجر وثواب کا بیان بھی ہے۔ وہ واعظین حضرات اس آیت مبارکہ میں غور کریں جو مستحبات یعنی محفل میلاد پاک اور

Marfat.com

گیارھویں شریف وغیرہ محافل میں خرچ کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں اور بڑے لمبے چوڑے واقعات سنا سنا کر لوگوں کو مستحبات میں مال خرچ کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور فضائل بیان کرتے ہیں انہوں نے اس واضح آیت مبارکہ کو کیوں نظر انداز کیا ہوا ہے کہ جس میں باری تعالی جل جلالہ نے جہاد میں مال واسباب خرچ کرنے کا واضح بیان فرمایا ہے۔ حالانکہ مستحبات محافل ایک رات میں چند گھنٹوں کے لیے ہوتی ہے۔ اور وہ بھی الا ماشاء اللہ آج کل بدعات سے بہت ہی کم پاک ہوتی ہیں۔ مستحبات کی بجائے محرمات کا پلندہ بن جاتی ہیں مثلاً تصویر سازی، ریا کاری، خوشامد پرستی، ایسی مقدس محافل کے آداب کی پامالی کے لئے کیا کچھ نہیں ہوتا؟ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ ان محافل میں خرچ کرنا ناجائز ہے بلکہ ناجائز تو وہ کام ہے کہ ضروری جگہ کو چھوڑ کر غیر ضروری کاموں میں خرچ کیا جائے اور جس جگہ خرچ کرنے کے اللہ تعالی نے اپنی پاک کلام میں فضائل بیان فرمائے ہیں اسے بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔ میری مراد اس تشریح سے واعظین ومقررین حضرات کو دعوت جہاد دینا ہے۔

عزیزان اسلامی:

میں جہاد کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر عالم اسلام پر ہونے والے مظالم کی داستان کچھ اور بیان کرنا چاہوں گا جو پہلے سے بھی زیادہ دل سوز ہے تاکہ ہمیں سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

آہ......صد آہ؛ ہائے مسلمانوں کی ذلت ورسوائی۔ مقبوضہ کشمیر میں اب مساجد میں اذانوں پر پابندی لگائی جارہی ہے فرض نمازوں کی جماعتوں پر بھی پابندی لگادی گئی

Marfat.com

ہے اور مسلمانوں کو داڑھیاں منڈوانے پر مجبور کیا جانے لگا ہے۔ دشمنوں کی کاروائیوں سے مساجد و خانقاہوں کا تقدس بھی محفوظ نہیں۔ بزرگوں کا سالانہ عرس منانے والوں پر فائرنگ کر دی جاتی ہے۔ مزرات اولیاء کرام علیہ الرحمتہ کی عزت و حرمت کو پامال کرنے اور آگ لگانے کے بھی کئی واقعات ہو چکے ہیں۔ اگر چہ آخری دو باتیں اور ایسا کرنیوالے محل نظر ہیں...... کیوں؟ ہے یہ سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ۔

یہ بات بڑے افسوس کیساتھ کہنا پڑ رہی ہے کہ کئی اہل علم حضرات ایسے بھی ہیں جن سے جہاد کشمیر سے متعلق گفتگو کی جائے تو وہ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرنے کی بجائے طرح طرح کے سوالات و اعتراضات شروع کر دیتے ہیں مثلاً جہاد کشمیر جہاد شرعی ہے یا نہیں......؟

جہادی تنظیمیں اپنے مفادات کی خاطر لڑتی ہیں۔ جہادی تنظیمیں فرقہ پرست جماعتیں نہیں جن کی اپنے اندر ایکا نہیں۔ اگر کشمیر آزاد ہو گیا (انشاء اللہ فریز ضرور ہو گا) تو افغانستان کی طرح یہ آپس میں لڑیں گے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہم اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرنے کی بجائے سامنے والے پر سوالات و اعتراضات اٹھا کر اپنی معلومات کی دھاک بٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بھاڑ میں جائیں ایسی معلومات جو مردہ ضمیروں کو بیدار نہ کر سکیں۔ حالانکہ سب سے پہلے تو ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہم نے اپنے کشمیری مسلم بھائیوں کو کافروں کے ظلم و ستم سے نجات کس طرح دلانی ہے اور مقبوضہ وادی کو آزاد کس طرح کرانا ہے اور اسکا صرف اور صرف واحد حل جہاد ہے اور جہاد ہی ہے باقی سب کچھ بیکار ہے۔ بعض اہل علم حضرات یہ سوال بھی اٹھاتے ہیں کیا آئمہ مجتہدین نے اپنا فرض منصبی یعنی درس و تدریس اور دین کی

Marfat.com

اشاعت وتبلیغ چھوڑ کر جہاد کیا؟ تبلیغ دین کے لیے مدارس چلانا چھوڑ کر جہاد پر چلے جائیں......؟ اس کے کئی جوابات ہیں پہلا جواب تو یہ کہ آئمۃ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کا دور اسلامی خلافت کا دور تھا جس میں خلافت اسلامیہ کے عروج اور اسلامی شان وشوکت کا ڈنکا چہار دانگ عالم میں بج رہا تھا۔ اسلامی فوجیں فریضہ جہاد کو ادا کرتے ہوئے فتوحات پہ فتوحات حاصل کر رہی تھیں اور علمائے حق نے اپنے فرض منصبی کے مطابق تعلیمات اسلامیہ کی تبلیغ اور علوم وفنون کی ترویج واشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ حکمرانوں اور دنیاداروں کو وعظ ونصیحت کرنے اور ان کے سامنے حق بیانی کی وہ اعلی مثالیں قائم کیں جو انہیں کا حصہ تھا۔ خود اس وقت کے خلفاء (حکمران) بڑے بڑے علماء تھے ایسے حالات میں یہ بدگمانی کرنا کہ آئمہ مجتہدین نے جہاد نہیں کیا یہ ان پر الزام ہے بلکہ انہوں نے تو وہ جہاد کیا کہ اپنے وقت کے حکمرانوں کے بھی قبلے درست کر کے رکھے تاکہ وہ اپنے فرائض منصبی کو صحیح ادا کریں۔ خلافت عباسیہ کے دور کا نصف اول اس لحاظ سے بہت ممتاز ہے خاص طور پر عہد ہارون الرشید علیہ الرحمۃ ان کا دور بیرونی فتوحات کے لحاظ سے نہایت شاندار ہے ان کے زمانے میں رومیوں کے ساتھ خاص طور پر بکثرت معرکہ آرائیاں ہوئیں۔ بعض جنگوں میں تو خلیفہ ھارون الرشید علیہ الرحمۃ خود بھی شریک ہوئے تھے اور بعض میں خاندان شاھی کے معزز ارکان کو افسران بنا کر بھیجتے تھے۔ رومی ممالک پر تقریباً ہر سال فوج کشی ہوتی تھی خلیفہ ھارون الرشید علیہ الرحمۃ کے جذبہ جہاد اور شوق شہادت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ محدث ابومعاویہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری

Marfat.com

آرزو ہے کہ اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں یہ حدیث سن کی روتے روتے حضرت ھارون الرشید علیہ رحمتہ اللہ کی ہچکیاں بندھ ہوگئیں اس ولولہ کا یہ اثر تھا کہ پابندی سے وہ ایک سال حج کرتے اور ایک سال جہاد میں شریک ہوتے تھے۔ (تاریخ اسلام)

اس اعتراض کا نہایت عمدہ اور پختہ جواب تو یہی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(اصحابی کا النجوم فبایھم اقتد یتم اھتد یتم) یعنی ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم پیروی کرو گے ھدایت پاؤ گے۔ قربان جایئے اس بدر رسالت ﷺ اور آپ کے پیارے صحابہ کرام علیہم الرضوان پر جو لوگوں کے لیے ہدایت پانے میں ستاروں کی مثل ہیں۔ ان کی ساری زندگیاں جہاد سے عبارت ہیں۔ انہوں نے اسلام کی سربلندی کی خاطر اللہ تعالی کی راہ میں اپنا تن، من، دھن سب کچھ قربان کردیا۔ وہ جہاد فی سبیل اللہ میں بڑھ چڑھ کر خرچ بھی کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جہاد کی تیاری کے لیے لوگ اپنا مال واسباب لارہے تھے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان لاکر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر کردیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے صدیق (رضی اللہ عنہ) گھر میں کیا چھوڑ کر آئے ہو عرض کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ سبحان اللہ۔ کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مبارک زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ نہیں ہیں......؟ قربان جایئے سرکار دو عالم نبی الملاحم (جنگوں والے

Marfat.com

نبی ﷺ کے اس مبارک خون پر جو آپ ﷺ نے میدان جنگ میں اللہ جل جلالہ کے دین کی عظمت و سربلندی کی لیے بہایا۔ بہت سے لشکر دشمن کے مقابلے میں خود روانہ فرمائے اور لشکروں کی خود بنفس نفیس قیادت فرما کر جہاد کیا۔ اور اللہ تعالی کے پیارے محبوب حبیب کائنات، جہان ارض وسما کے سردار بلکہ مالک ومختار ہونے کے باوجود اپنے خالق و مالک جل جلالہ وعم نوالہ کی رضاوخوشنودی کے لیے اپنے نورانی خون کا نذرانہ پیش کیا۔

آج ہم محبت رسول ﷺ کا دم بھرتے ہیں، آپ کے شہر پاک کا نام لے کر جیتے ہیں، اتباع سنت کا دعوی کرتے ہیں لیکن آپ ﷺ کی سیرت وکردار کا ایک روشن باب اور ایک بہت بڑی سنت جسے شریعت میں مقدس ترین اور مبارک ترین فرض ہونیکا درجہ حاصل ہے ہم نے اسے بھلا ہی دیا ہے۔ جس عظیم الشان فریضہ اسلام کے بارے بیسوں آیات قرآنیہ وارد ہوئیں سینکڑوں احادیث مبارکہ میں اس کی ترغیب دی گئی اور فضائل واحکامات بیان کئے گئے اسے ہم نے چھوڑ ہی دیا ہے کھانے پینے کی بات آتی ہے تو کہتے ہیں کہ شہد وحلوا کھانا سنت ہے لیکن جب جہاد کی بات ہوتی ہے تو ہمیں سرکار ﷺ کی سنت جہاد اور میدان جہاد میں مبارک خون بہانے والی سنت یاد نہیں رہتی۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوا کہ ہم تو محض چوری کھانے والے طوطے ہیں۔ جہاد سے ہمیں ڈر لگتا ہے بیوی بچے یاد آجاتے ہیں، والدین اور بہن بھائیوں کی محبت غالب آجاتی ہے، اپنے گھر بار اور تجارت کے مال یاد آجاتے ہیں اپنی جان پیاری لگتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں اگر آپ اپنے رشتہ داروں کی محبت، اعزاء واقربا کی محبت اور دنیا کی ہر چیز کی محبت کو اللہ اور اسکے رسول کی محبت پر قربان کر کے راہ خدا میں

Marfat.com

جہاد کے لیے نہ نکلے تو اس کا انجام بڑا سخت ہوگا۔ یہ میں نہیں کہہ رہا...... لیجئے ہوش سنبھالئے اور پڑھئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کلام میں کیا ارشاد فرماتا ہے۔

قل ان کان اباء کم وابناؤ کم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ ط واللہ لا یھدی القوم الفسقین o

(سورۃ التوبہ آیت نمبر 24)

تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہاری پسند کے مکانات یہ (سب) چیزیں اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔(اور جلدی آنے والے عذاب میں مبتلا کرے یا دیر میں آنے والے میں)

اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا...... اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ دین کی حفاظت کے لیے مسلمانوں پر دنیا کی مشقت برداشت کرنا ضروری

Marfat.com

ولازمی ہے اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کے مقابلے میں دنیوی تعلقات کچھ بھی توجہ کے قابل نہیں ہیں اور اللہ (جل جلالہ) اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی محبت ایمان کی دلیل ہے۔

خدارا! اس معاملے میں غور کیجئے؛ اور ڈریئے اس وقت سے جو آنے والا ہے اور تاریخ اسلام میں مسلمانوں کے عروج وزوال کے اسباب معلوم کر کے عبرت حاصل کیجئے۔ جب عہد عباسیہ کے نصف آخر میں حکمران ورعایا عیش وعشرت کا شکار ہو گئی اور دشمنان اسلام کی سازشوں کا شکار ہوتی چلی گئی تو رفتہ رفتہ مسلمانوں کے ضعف وزوال کا وہ وقت آ گیا کہ ہلاکو خاں نے مسلمانوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عروس البلاد بغداد شریف پر حملہ کر دیا ہزاروں محدثین ومفسرین اور فقہاء ومدرسین کو بیک وقت شہید کر دیا اس کی فوج نے ایسا ظلم وجبر کیا کہ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں تک کو معاف نہ کیا نہ ہی ان کی فریاد پر اسے کوئی رحم آیا۔ اور مسلمانوں کا ایسا قتل عام کیا کہ چند دنوں میں مسلمان مقتولین کی تعداد سولہ لاکھ کو پہنچ گئی ہلاکو خان نے شاہی کتب خانے کی تمام کتابوں کو جو صدیوں کا سرمایہ تھیں، دریائے دجلہ میں ڈبو دیا (ابن خلدون) سقوط وزوال بغداد اور عالم اسلام کے اس عظیم اور دردناک حادثے کے کیا اسباب تھے اور اس کے پس پردہ کون سی سازشیں متحرک تھیں اس کی تفصیل کے لیے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیجئے اور عالم اسلام کے موجودہ حالات کا جائزہ لیجئے اور مسلمانوں کے خلاف ہونیوالی سازشوں کو سمجھنے کی کوشش کیجئے ورنہ یاد رکھیے اگر آپ بیدار نہ ہوئے اور اپنے دفاع کی خاطر اٹھ کھڑے نہ ہوئے تو پھر دیکھنا کئی ہلاکو اور کئی

Marfat.com

ڈاکو آئیں گے جو آپ کو تمام تر سامان عیش وعشرت سمیت اٹھا کے سمندر میں پھینک دیں گے اور آپ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت تو ان کے ساتھ ہے جو اس کے دین کی حفاظت کے لیے میدان عمل میں نکل آئیں۔ جیسا کہ رب العالمین جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔ اے ایمان والو اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کریگا (تمہارے دشمن کے مقابے میں) اور تمہارے قدم جمادے گا (معرکہ جنگ میں) (القرآن) میں جہاد کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر، قطع نظر عالمی حالات کے صرف کشمیری مظالم کی مختصر رپورٹ ضرور پیش کروں گا شاید کوئی بات ہمارے دل پر اثر کر جائے اور ہمارا سویا ہوا ضمیر انگڑائی لے کر جاگ اٹھے۔ روزنامہ اوصاف اسلام آباد 22 جون 2000ء بمطابق 18 ربیع الاول 1421ء میں لکھتا ہے کہ انسانی حقوق کی مختلف ریاستی اور بین الاقوامی تنظیموں، حریت پسند عسکری تنظیموں، سیاسی جماعتوں اور بعض ریاستی اداروں سے اکٹھے کئے گئے اعداد وشمار کے مطابق جنوری 1990ء سے اکتوبر 1999ء تک ریاست جموں وکشمیر میں موجودہ چھ لاکھ سے زائد بھارتی افواج اقوام متحدہ سے تسلیم شدہ حق خودارادیت مانگنے کی پاداش میں 64720 کشمیری عوام کو شہید اور 40800 کو معذور کر دیا، 655 طالب علموں کو زندہ جلا دیا، 188881 افراد ٹارچر سیلوں اور جیلوں میں انسانیت سوز مظالم کا نشانہ بنائے گئے۔ 450 خواتین بھارتی فوجیوں کی طرف سے اجتماعی عصمت دری کے نتیجے میں شہید ہوئیں۔ 710 مساجد، اسلامی مدارس اور سکول نذر آتش کیے گئے جب کہ 37945 رہائشی مکانات اور دکانیں بھی راکھ کے ڈھیروں میں تبدیل کر دی گئیں۔ اعداد وشمار کے مطابق بھارتی افواج کی طرف سے عرصہ حیات تنگ کر دیئے

Marfat.com

جانے کے نتیجے میں لگ بھگ 320500 عورتیں، مرد اور بچے ہجرت پر مجبور ہوئے۔مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کرنے والی عوام کی اکثریت نے آزاد کشمیر کا رخ کیا۔ مالی نقصان کے حوالے سے باغات، کھیتوں، کھلیانوں کی تباہی گھربار دوکانوں اور جائیداد کی تباہی اور صنعتوں کی بندش سے ہونے والے نقصان کا تخمینہ اربوں روپے ہے۔ یاد رہے کہ یہ رپورٹ صرف 10 سال کے دوران کی ہے اس سے پہلے کے مظالم اس کے علاوہ ہیں اور اس کے بعد تو بھارتی ظالمانہ کاروائیوں میں مزید شدت آ گئی ہے جس میں شعائر اسلامیہ پر پابندی لگانا سرفہرست ہے۔

ذرا غور فرمایئے کہ یہ سب کچھ کس پر بیت رہا ہے......؟ کیا یہ مظلوم مسلمان ہمارے بھائی نہیں......؟ اگر ہیں تو پھر ان کی مدد و نصرت کے لیے اور انہیں ظلم وستم سے آزاد کرنے لیے کیوں نہیں اٹھتے......؟

میرے اسلامی اور پاکستانی بھائیو! دوسرے مسلمان بھائیوں کی تکلیف کو محسوس کرو عالم اسلام کے دل سوز حالات سے اپنے دل میں رقت پیدا کرو، عالم اسلام اور اہل اسلام پر ڈھائے جانے والے مظالم کو اپنا ہی دکھ سمجھو تو انشاء اللہ العزیز تمہیں بیدار ہوتے ہوئے دیر نہیں لگے گی۔لوگ تو اسلامی رشتے کو بھول کر محض انسانیت وقومیت کی بنا پر حصول حقوق کی جنگ لڑ رہے ہیں۔اور کلاشنکوفیں اٹھائے بھڑکیں لگا رہے ہیں، اسلامی رشتے کی پرواہ کئے بغیر آپس ہی میں دست وگریبان ہیں۔ایک دوسرے کو مارتے ہوئے نہ گھبراتے ہیں نہ شرماتے ہیں (جب کہ یہ بھی دشمنان اسلام ہی کی ایک چال ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑواتے رہیں) ایسا کیوں

Marfat.com

ہے ایسا کونسا جذبہ ہے جس نے انہیں لڑ لڑ کر کٹ مرنے کے لئے تیار کر دیا ہے ......؟ دراصل ایسے لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی گئی ہے کہ تمہارے حقوق سلب کر لیے گئے ہیں، تم پر ظلم کیا جا رہا ہے افسوس یہ کہ نوجوان دنیوی حقوق کے حصول کے لیے اتنے جذباتی ہو گئے ہیں کہ انہیں یاد ہی نہ رہا کہ محض دنیوی حقوق کے حصول کے لیے مسلمانوں کا ایک دوسرے کو مارنا؛ اس میں نہ کوئی شہادت ہے نہ ثواب بلکہ بہت بڑا عذاب اور گناہ ہے۔

آہ...... ہماری غیرت کہاں سو گئی......؟ ہمارے اسلامی حقوق چھین لیے گئے ہیں۔ کفار اور ان کے آلہ کار اسلامی نظریات وعقائد پر حملہ آور ہو چکے ہیں اور ہمارا بہت بڑا نقصان کر چکے ہیں لیکن ہمیں اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی رضا وخوشنودی کے لیے اسلام کی عظمت وسربلندی کے لیے میدان جہاد میں نکلتے ہوئے خوف آتا ہے حالانکہ اس موت میں بہت بڑا ثواب اور جنت کی اعلی نعمتیں ہیں جو شہید کو راہ خدا میں جان دیتے ہی دکھا دی جاتی ہے بلکہ بہت سی قیامت سے پہلے ہی عطا کر دی جاتی ہیں۔

برادران ملت؛ یاد رکھئے اپنے ہی ملک میں احتجاجی مظاہرے کرنے مذہبی قراردادیں پیش کرنے۔ اپنے ہی ہم وطنوں پر ڈنڈے چلانے، اور سرکاری عمارات کا گھیراؤ کرنے سے حقوق نہیں مل سکتے۔ آپ اپنے اسلامی حقوق کے حصول کے لیے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینے کا عزم لیے ہوئے ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے مذہبی حقوق پاکستانی عوام نے نہیں بلکہ کفار ومشرکین اور یہود وہنود نے چھین رکھے ہیں۔ اور ان سے اپنے حقوق واپس لینے کا واحد اور واحد حل صرف اور

Marfat.com

صرف جہاد ہے۔ دشمنان اسلام انگیریز پرفریب کے کارندے ہمارے ہی ملک میں دندناتے پھرتے ہیں لیکن شاید ہم انہیں پہچاننے سے قاصر ہیں اور اپنے ہی مسلمان بھائیوں پر الزام تراشی شروع کر دیتے ہیں مثال کے طور پر تمام اہل ایمان حضور ﷺ کے سچے غلام ہر سال پوری دنیائے اسلام میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں جلوس نکالتے ہیں اور جگہ جگہ پرچم نبی ﷺ کو بلند کرتے ہیں یہ سلسلہ صدیوں سے چلا آرہا ہے قرآن وحدیث میں اس کے بے شمار دلائل موجود ہیں لیکن میلاد پاک کے اس مقدس اور بابرکت جلوس پر پتھراؤ ہو جاتا ہے ایک بار نہیں کئی بار ایک جگہ نہیں کئی جگہ پرچم رسول ﷺ کی توہین کی جاتی ہے۔ اے میرے برادر عزیز! ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر بتانا ایسا کون کرتا ہے......؟ خدا کی قسم جس شخص کے دل میں ذرا برابر بھی ایمان ہے وہ تو ایسی جسارت کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ پھر ہمارے ہی وطن میں نبی پاک ﷺ کی شان اقدس میں توہین آمیز کتابوں کی نشر واشاعت کب سے جاری ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہے......؟ کفر کے مختلف رنگ ہیں۔ پھر ذرا غور فرمایئے! ہمارے اسلامی ملک پاکستان میں رحمت مسیح جیسے خناس گستاخان رسول ﷺ کو باعزت بری کر دیا جاتا ہے اور 1971ء میں تحفظ ختم نبوت کی خاطر ہزاروں علماء ومشائخ کو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا پڑتا ہے چلو یہ تو پہلے کی بات ہے موجودہ حکمرانوں نے جب آئین پاکستان کو معطل کر کے عارضی آئین پی۔سی۔او نافذ کیا تو علماء کرام نے اسلامی دفعات کو پی۔سی۔او میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا جو بڑی کوششوں کے بعد منظور تو کر لیا گیا لیکن اس پر عمل درآمد ایسا ہے کہ ملک پاکستان میں جگہ جگہ گستاخاں رسول ﷺ دندناتے پھر رہے ہیں اور منکرین نبوت قادیانی خناس اپنی ناپاک سرگرمیوں میں

Marfat.com

مصروف عمل ہیں انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں اگر مسلمانوں کے بھرپور احتجاج کے بعد حکمران اس طرف توجہ کریں بھی تو ان کے خلاف کاروائی کرنے میں پس وپیش سے کام لیا جاتا ہے میرا آپ سے سوال ہے کہ جہاں اسلام کا بنیادی عقیدہ ختم نبوت بھی محفوظ نہ ہو وہاں دیگر حقوق کا مطالبہ کرنا کیسا ہے......؟ یقیناً بعید از قیاس ہے۔ ذرا سوچئے کیسی ذلت ورسوائی ہے کہ ہمارا ملک پاکستان جو بظاہر ہمارا وطن ہے درحقیقت کسی اور کے قبضے میں ہے یہود ونصاریٰ نے ہمارے ملک پاکستان کو اندرونی اور بیرونی سطح پر اپنے ناپاک پنجوں میں دبوچ رکھا ہے۔ جبھی تو کلمہ طیبہ کی صداؤں میں اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والی مملکت میں لاکھ جتن کرنے کے باوجود ابھی تک اسلامی نظام نافذ نہیں ہو سکا۔ بتایئے کیا ایسے حالات میں آپ کو حقوق مل سکتے ہیں......؟ قیامت تک نہیں مل سکتے جب تک کہ آپ جہادی قوت تیار کر کے دشمن کی گردن مروڑ کر اپنے آپ کو آزاد نہ کرلیں کیونکہ اس کمزوری وپستی سے نکلنے کا واحد حل جہاد ہے۔ اس لیے ہمیں اپنی فکر وشعور کی پرواز کو بلند کر کے سوچنا ہوگا۔

جس پرواز کے بارے شاعر مشرق نے کہا۔

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہین ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

مسجدوں اور خانقاہوں سے نکل کر مدارس وکتب کی حدود کو توڑتے ہوئے نہ کہ چھوڑے ہوئے سفر جہاد کی گھاٹیاں عبور کرنے کے لیے سازوسامان تیار کرنا ہی پڑے گا۔ کتب اسلامیہ کی تصنیف واشاعت اگرچہ اچھا کام ہے اسلامی جلسات واجتماعات اگرچہ بہت اچھا کام ہے۔ لیکن یہ اسلام کی شان وشوکت اور عروج وبلندی

Marfat.com

کا ذریعہ نہیں بلکہ تعلیمات اسلامیہ کی بقاء اور تشریح واشاعت کا ذریعہ ہے جب کہ اسلام کی بلندی وعروج کا ذریعہ جہاد ہے۔

آپ اگر بڑے بڑے اجتماعات کے ذریعے دشمنان اسلام کو چیلنج کرتے ہیں تو یہ آپ کی خوش فہمی ہے آپ کے لاکھوں کے اجتماعات سے دشمن کو کوئی خطرہ نہیں ہے اسے اگر خطرہ ہے تو آپکے اندر جذبہ جہاد بیدار ہو جانے سے ہے۔ اسی لیے مفکرین اسلام کہتے ہیں کہ جہاد درحقیقت وہ ہے جسے دشمنان اسلام چیلنج سمجھیں۔

سید الشہد نواسئہ رسول ﷺ خداعزوجل حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہم جن کی غلامی کا دم بھرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے غلاموں اور خاندان رسالت مآب ﷺ کے ماہ پاروں اور خود اپنے مبارک خون سے شجر اسلام کی آبیاری کی۔ اللہ اکبر اللہ ایسی بے مثال قربانیاں جن کی مثال کائنات میں نہیں ملتی یہاں تک کہ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ نے اپنے ننھے سے جگر پارے گلشن رسالت کے ناشگفتہ پھول سیدہ فاطمہ بتول (رضی اللہ عنہ) کی آنکھوں کے نور شہزادہ علی اصغر کو خود اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر بارگاہ خداوندی میں نذر کر دیا ایسی لازوال قربانیاں کہ جنہیں چشم فلک نے سرخ ہو کر فرش زمین نے خون اگل کر ہدئیہ تبریک پیش کیا یقیناً حوران وملوک نے بھی اس رشک ارم کارواں کو اپنے آنسوؤں کے ساتھ صد آفریں کہا ہوگا یہ سب کچھ کیوں ہوا....؟ بات صرف اتنی تھی کہ یزید لعین نے برملا شریعت محمدی علی صاحبا الصلوۃ والسلام کی مخالفت شروع کر دی اس کی بدکرداری سے عمارت اسلام کے منہدم ہونے کا خطرہ تھا۔ حضرت سید الشہداء رضی اللہ عنہ نے بروقت اقدام کیا فریضہ جہاد کو ادا کرتے ہوئے نہ صرف خود بلکہ سارے خانوادہ نبوت کو راہ خداعزوجل میں اسلام کی

Marfat.com

عظمت وسربلندی کے لیے قربان کر کے اپنے نانا جان محبوب ﷺ رب رحمٰن جل جلالہ کے دین کو بچالیا اور امت مسلمہ کو یہ درس دے دیا کہ دین کی حفاظت محض درس وتقریر سے نہیں بلکہ اپنے خون سے کی جاتی ہے۔

آج دین اسلام کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہو رہا دشمنوں نے مسلمانوں کو ٹی۔وی۔وی۔سی۔آر اور فلموں ڈراموں کے ذریعے دین سے ایسا دور کر دیا ہے اور مسلمانوں کی فکر وشعور کو ایسا مفلوج کر دیا ہے۔کہ مسلمان خود ہی شعائر اسلامیہ کا مذاق اڑانے میں مصروف ہیں۔اگر مسلمان غالب ہوتے تو عالمی ذرائع ابلاغ اور میڈیا پر اسلامی تعلیمات کو عام نہ کیا جاتا......؟ یقیناً ایسا ہی ہوتا اور ایسا ہی ہونا چاہیے تھا لیکن قسمت میں یہ بدنصیبی کے دن لکھے تھے۔اسلام کے غلبے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔کیونکہ یہ دین اللہ کا ہے اور زمین بھی اللہ کی ہے۔تو بات چل رہی تھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانیوں کی۔

ہم ان کے نقش قدم پر ماہ محرم میں اسطرح چلتے ہیں کہ اچھے اچھے کھانے کھا کر ٹھنڈے میٹھے مشروبات پی کر آنسوؤں کے چند قطرے بہا دیتے ہیں اور یہ آنسو بہانا بھی کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔کتنی بے وفائی ہے شہداء اسلام کے مبارک خون کے ساتھ کیا یہی سیرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہے......؟ ہماری ان اداؤں سے روح امام حسین رضی اللہ عنہ بھی بے قرار ہوتی ہوگی۔میرے پیارے بھائیو! مت گھبراؤ مجاہدین لشکر اسلام کی صفوں میں شامل ہو کر دشمن کے مقابلے میں بنیاہ مرصوص (سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ) انشاءاللہ العزیز آپ ہی کامیاب ہوں گے۔

یا باری تعالی ہم تیری بارگاہ عالی جناب میں وہی دعا کرتے ہیں جس خواہش

Marfat.com

کا اظہار تیرے پیارے نبی ﷺ نے کیا اور فرمایا میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر شہید کیا جاؤں

آمین بحرمت سید المرسلین

وخاتم انبین علیه اللتحیه والتسلیم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اأذكر حاجتی ام قد كفانی
حياؤک ان شيمتک الحياء

كريما لا تغيره ذنوب
عن الخلق الكريم و لا جفاء

رسول الله فضلک ليس يحصى
و ليس لجودک السامی انتهاء

فان اكرمتنا دنيا و اخرے
فليس البحر ينقصه الدلاء

المديح النبوی للامام احمد رضا البريلوی
و الشعر الاول للشاعر الجماسنی

Marfat.com

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس کی عظمت پہ صدقہ وقارِ حرم
جس کی زلفوں پہ قرباں بہارِ حرم

نوشہ بزمِ پروردگارِ حرم
شہر یارِ ارم تاجدارِ حرم

نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

محبوبِ خدا کی ہے فقط ذات تری
تفہیم ہے قرآن کی ہر بات تری
قرباں میں اس بات پہ لاکھوں صبحیں
گزری ہے جو معراج میں اک رات تری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

خوف نہ رکھ رضا ذرا تُو تو ہے عبدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

از اعلیٰحضرت فاضل بریلوی

Marfat.com

Marfat.com

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ
كَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

Marfat.com

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمالِہ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمالِہ

حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصالِہ

صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہ

Marfat.com